بسم الله الرحمن الرحيم

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام علىٰ سيد الأنبياء والمرسلين،وعلىٰ اٰله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان إلىٰ يوم الدين. وبعد!

اسلام پیغام الٰہی ہے،مسلمان اس کو قائم کرنے والی جماعت ہے،جس میں تمام انسانوں کے مفادات کا تحفظ ہے۔خالق کائنات نے جس کے لئے اپنا دستور نازل کیا،اس کے مخصوص بندے (انبیا علیہم السلام) اس پیغام کو نافذ کرنے کے لئے پوری زندگی متفکر اور متحرک رہے اور اپنے اصحاب کو بھی متفکر اور متحرک رکھا؛اس لئے کہ حرکت زندگی اور جمود موت ہے،پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیغام میں انسانوں کے لیے دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود کی بصیرت رکھتا ہے۔یہی بصیرت والا یقین ایمان ہے،اسی کا جاننا علم اور برتنا عمل ہے۔

اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں امت مسلمہ نے علماء کرام کی قیادت میں اس عظیم پیغام کو مقصد بنا کر جدو جہد کی اور خیر امت ہونے کا ثبوت پیش کیا،چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ"O(سورۃ آل عمران:۱۱۰)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیادت کی تمام تر ذمہ داریاں علماء امت کے ذمہ آئیں،جن میں اہم ترین ذمہ داری شرعی احکام ومسائل کی رہنمائی ہے،جس کو علما فتویٰ کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔

فتویٰ قرآن وسنت کا عصیر ہے،اللہ تعالیٰ نے جن کو تفقہ کی صلاحیت عطا فرمائی،انہوں نے ہر دور میں امت کی رہبری کا کام انجام دیا اور تمام حالات ومشکلات میں انفرادی واجتماعی امور میں واضح اور ٹھوس رہنمائی پیش کی۔

فتویٰ دینا ایک نہایت نازک عمل ہے،جس کے لئے مصادر شرعیہ سے واقفیت،اصول وقواعد سے آگاہی،فقہا کے اجتہادات کا وسیع مطالعہ،امت وانسانیت کا دردوغم،زمانہ کے حالات سے آگاہی لازمی اور ضروری ہے۔

اب آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کی جانب ذرا غور فرمائیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہجرت سے قبل اپنے ستائے ہوئے ساتھیوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کیلئے نصیحت فرمارہے ہیں کہ وہاں ایک بادشاہ ہے،جس

کے یہاں کوئی مظلوم نہیں ہوتا.......... ذرا ہم غور کریں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حالات سے کس قدر واقفیت تھی اور کیسی دور اندیشی جس کی بنا پر آپ نے نجاشی کا ملک اختیار کیا اور روم اور فارس کو چھوڑ دیا۔

شرعاً فتویٰ دینا فرض کفایہ ہے اور یہ ایک ایسا عظیم عمل ہے، جس کو خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے پہلے مفتی ہیں، پھر صحابہ تابعین اور تبع تابعین پھر تمام عہود میں، بلا کسی انقطاع کے یہ کام ہوتا رہا اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتا رہے گا۔

فتویٰ اطاعت واتباع میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کے لئے کبھی مفتی اور قاضی اور کبھی مشفق ومربی ہیں، اپنی تمام تر بلندیوں سے نیچے آکر لوگوں کی بھلائی کے خواہاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری زندگی مزاج شریعت پر رہے اور اپنی امت کو حدود شریعت کی وسعت دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے اصحاب کو آسانی پیدا کرنے کی تلقین کرتے رہے اور فرمایا:

''یسروا ولاتعسروا'' ۔(صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم: ''یسروا ولاتعسروا'')

زیر نظر کتاب ''فتاویٰ علماء ہند'' آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں پچھلے دوسو سال میں دیئے گئے علماء ہند وپاک کے فتاوے شامل ہیں، جسے قدیم عربی فقہی کتابوں کی عبارتوں اور قرآن وسنت کے حوالہ جات سے مزین کیا گیا ہے، جو تقریباً ساٹھ جلدوں میں تیس ہزار صفحات پر مشتمل ہوگا۔ (ان شاء اللہ) اور اس کی تعریب بھی ''الفتاویٰ الہندیۃ المعاصرۃ'' کے نام سے قریب ساٹھ جلدوں میں متوقع ہے، جو عنقریب شائع ہوگی۔

یہ ایک ایسا علمی کارنامہ اور وقتی ضرورت ہے، جس کا برسوں سے علماء عالم عربی وعالم اسلامی کو انتظار تھا۔

استفادہ عام کے لئے انگریزی ترجمہ کی کوشش جاری ہے، چونکہ خود ہندوستان کے اہل قلم ودانش بھی اس کی افادیت کو محسوس کررہے ہیں؛ بلکہ مصر ہیں، خاص طور پر قانون داں حضرات نے بھی اس کوشش کی ستائش کی ہے، جس کی تعداد بھی قریب اسّی (۸۰) جلدوں تک پہنچ جائے گی۔

اب اصل وترجمہ کے لحاظ سے یہ علمی مجموعہ دوسو جلدوں سے متجاوز ہوسکتا ہے۔

یہ علمی مجموعہ اپنے مضمون میں موسوعہ (انسائکلو پیڈیا) کی حیثیت رکھتا ہے، جو اپنے ترتیب وانداز میں ایک انوکھی مثال ہے، جو دو دفتیوں کے بیچ علمی سمندر کو کوزہ میں سمیٹے ہوئے ہیں۔

درحقیقت یہ علمی کارنامہ ہمارے حضرت مولانا مفتی انیس الرحمن صاحب قاسمی مدظلہ العالی ''ناظم امارت شرعیہ، بہار، اڑیسہ وجھارکھنڈ'' کے علمی وتحقیقی کمالات کا نتیجہ ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم وفضل، اوصاف وکمالات، فقاہت

وبصیرت، زہد وتقویٰ، عبدیت وتواضع کا جامع بنایا ہے۔ یہ حضرت مولانا محترم کی ذرہ نوازی ہے کہ انہوں نے اس بار امانت کو ادا کرنے کے لئے مجھ ناتواں پر اپنا اعتماد ظاہر کیا اور اعلیٰ تعلیم کی حصول یابی کے بعد مصر سے ہندوستان واپسی پر اپنے گراں قدر مراسلہ کے ذریعے مجھے اس پورے پروجیکٹ کی ذمہ داری دی اور اس کا نگراں مقرر کیا، جس کا متحمل یہ بندہ ضعیف نہ تھا، مجھے اپنی کم مائیگی کا بخوبی ادراک ہے، مجھ بے بضاعت کو اس حقیقت کا اعتراف کرنے میں کوئی تأمل نہیں کہ دریائے علم کا جو قطرہ اس حقیر کے حصہ میں آیا ہے، وہ کسی تشنہ لب کو تو کیا سیراب کرتا، خود اپنی تشنگی دور کرنے کے لئے کافی نہیں، مگر جس کو ارباب فضل مخدوم ومطاع مانتے ہیں، اس کے حکم کی سرتابی اور تعمیل ارشاد سے پہلوتہی کیسے ممکن ہوسکتی ہے؟

اب میں اخیر میں اپنے تمام دوستوں اور بزرگوں کا تہہ دل سے شکرگزار ہوں، جنہوں نے اس مجموعہ کی تیاری میں کسی بھی جہت میں حصہ لیا۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ اس مجموعہ سے تمام انسانوں کو نفع پہنچائے اور اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کو میرے لئے ذخیرۂ آخرت بنایا۔ (آمین)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ○

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں انکے دامن کیلئے

محمد اسامہ شمیم الندوی
رئیس منظمۃ السلام العالمیۃ، ممبائی، الہند